تحریروں سے استشہاد کیا ہے۔ گستاخیِ رسول کے موضوع پر اُمت مسلمہ میں کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا۔ نہ صرف اہل سنت (بریلوی مکتب فکر) کے علماء کا یہی نقطۂ نظر ہے بلکہ اہل تشیع بھی جمہور مسلمانوں کے ہم نوا ہیں۔ اگر اِن مکاتب فکر کے جید علماء کے حوالے سے بھی استشہاد کر لیا جاتا تو مقالہ زیادہ جامع ہوتا۔

مقالہ نگار نے گستاخیِ رسالت کے ضمن میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تحریروں کے حوالے درج کیے ہیں۔ چند جگہوں پر "روحانی خزائن" کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اِس نام سے خود کوئی کتاب نہیں لکھی بلکہ اُن کے پیروکاروں نے اُن کی جملہ تحریروں کو اس نام سے یک جا کیا ہے۔ اِس لیے زیادہ بہتر ہوتا کہ مرزا صاحب نے جس نام سے کوئی کتاب لکھی، اُسی نام سے حوالہ دیا جاتا اور ساتھ ہی یہ بتا دیا جاتا کہ "روحانی خزائن" کی فلاں جلد میں یہ کتاب یا کتابچہ شامل ہے۔

جناب رعایت اللہ فاروقی کی یہ کاوش اپنے موضوع پر مفید اضافہ ہے، تاہم مؤلف اِس جانب توجہ نہیں دے سکے کہ گستاخیِ رسالت کے جُرم کے تعیّن اور اس کی سزا دینے کا اختیار کسی عام فرد کو حاصل نہیں بلکہ اسلامی ریاست کے دائرۂ اختیار میں آتا ہے۔ (اختر راہی)

مراسلت

لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد ایوب خان
"انجمن اشاعتِ قرآن" - لاہور

"... کچھ عرصہ سے ہم حیرت سے دیکھ رہے ہیں کہ آپ اپنے رسالہ کے سرِورق پر صلیب کا نشان لگاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کا انکار کیا ہے اور اسلامی مملکت میں صلیب کی نمائش ممنوع ہے۔ اس وقت گرجاؤں کی چھتوں پر صلیب لگی ہے۔ حکم یہ ہے کہ وہاں سے صلیب اتار لی جائے۔ اندرونِ خانہ عیسائی صلیب لگا سکتے ہیں مگر اس کی نمائش نہیں کر سکتے۔ نہ مسلمانوں کا لباس، شباہت، نام وغیرہ اختیار کر سکتے ہیں۔ ہماری حکومت بوجوہ خاموش ہے۔ --- ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا یہ عمل معصومیت پر مبنی ہے مگر اصلاح ضروری ہے۔"